مخبر صادقؐ کے رؤیا وکشوف اور پیشگوئیاں

خواب انسان کی باطنی کیفیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا جائزہ لینے کے لئے آپ کے رؤیا وکشوف کا مضمون بھی بہت اہم ہے۔ دوسرے رؤیا وکشوف کے ذریعہ خوش خبریوں کا عطا ہونا اور خدا کا بندے سے کلام کرنا محبت الٰہی کی نشانی ہے۔

تیسرے جن رؤیا وکشوف کا تعلق آئندہ زمانے سے ہو انکا کثرت سے ہو بہو پورا ہو جانا صاحب کشف والہام انسان کی سچائی کا نشان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے متعلق فرماتا ہے۔ ''وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔'' (سورۃ الجن:27)

اس اظہار غیب کا ذریعہ وحی والہام اور رؤیا وکشوف ہی ہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ فرمایا ''اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اُس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے۔'' (سورۃ الشوریٰ:52)

رؤیا وکشوف کے بارہ میں قرآن شریف سے یہ اصول بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض انبیاء کی زندگی میں پورے ہو جاتے ہیں اور بعض وفات کے بعد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اگر ہم تجھے اُن انذاری وعدوں میں سے کچھ دکھا دیں جو ہم ان سے کرتے ہیں یا تجھے وفات دے دیں تو (ہر صورت) تیرا کام صرف کھول کھول کر پہنچا دینا ہے اور حساب ہمارے ذمہ ہے۔ (سورہ الرعد: 41)

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''بشیر ونذیر'' کے القابات سے نوازا گیا ہے۔ آپؐ کو قرآن شریف میں بیان فرمودہ بشارات اور تنبیہات کی تفاصیل رؤیا وکشوف کے ذریعے عطا فرمائی گئیں اور امت مرحومہ میں قیامت تک رونما ہونے والے واقعات کی خبریں عطا کی گئیں۔ ایک دفعہ نمازِ کسوف کے دوران ہونے والے کشفی نظارہ کے بارہ میں آپؐ نے فرمایا ''مجھے ابھی اس جگہ آئندہ کے وہ تمام نظارے کروائے گئے جن کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے'' یہاں تک کہ جنت ودوزخ کی کیفیات بھی دکھائی گئیں۔ اس واضح اور جلی کشف میں بعض نعماء جنت اپنے سامنے دیکھ کر آپ انہیں لینے کے لئے آگے بڑھے اور جہنم کی شدت وتمازت کا نظارہ کر کے پیچھے ہٹے۔ (بخاری) 1

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان رؤیا وکشوف کی مختلف انواع وکیفیات اور واقعات میں سے بطور نمونہ کچھ ذکر اس جگہ کیا جاتا ہے۔

ا۔ نبی کریمؐ کی زندگی میں ظاہری رنگ میں پوری ہونے والی رؤیا

پہلی قسم اُن رؤیاء وکشوف اور پیش گوئیوں کی ہے، جو نبی کریمؐ کی حیات مبارکہ میں ہی واضح طور پر اپنے ظاہری رنگ میں من وعن پوری ہوگئیں۔

حضرت عائشہؓ سے شادی کی رؤیا

حضرت عائشہؓ کے ساتھ شادی سے قبل ان کی تصویر دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ظاہری حالات میں یہ بات ناممکن نظر آتی تھی کیونکہ نبی کریمؐ اور حضرت عائشہؓ کی عمروں کا فرق ہی چالیس سال سے زائد تھا۔اس پیشگی غیبی خبر پر کامل ایمان کے باوجود آنحضورؐ نے کمال احتیاط سے اس کی تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس رؤیا کا ظاہری رنگ میں پورا ہونا ہی مراد ہے تو وہ خود اس کے سامان پیدا فرماوے گا۔(بخاری)[2]

پھر بظاہر ناموافق حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ بات پوری کر دکھائی اور کم سن حضرت عائشہؓ کو رسول اللہؐ کے عقد میں آ کر اُمّ المؤمنین کا اعزاز عطا ہوا۔

مکی دور میں فتح بدر کی پیش گوئی

ان پیشگوئیوں میں سے ایک غزوہ بدر کی فتح کی پیش گوئی بھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ ہی میں تھے اور مسلمان انتہائی کمزور اور مظلوم ومقہور ہو چکے تھے۔ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پہلی قوموں کی قربانیوں کی مثالیں دیکر صبر کی تلقین فرماتے تھے۔دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے تازہ نشان بھی مسلمانوں کے لئے انشراح صدر اور مضبوطی ایمان کا موجب ہوتے تھے۔جیسے شق قمر کا معجزہ وغیرہ۔چاند جو عربوں کی حکومت کا نشان تھا اسکے دوٹکڑے کر کے دکھانے میں یہ بلیغ اشارہ بھی تھا کہ قریش کی حکومت ٹکڑے ہوجائے گی اور انکی وحدت ملی پارہ پارہ ہوکر رہے گی۔سورۃ قمر جس میں واقعہ شق قمر کا ذکر ہے اسی میں واشگاف الفاظ میں مسلمانوں کے مقابل پر کفار کے ایک بڑے گروہ کی پسپائی کا ذکر ہے۔فرمایا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ o(القمر:46) یعنی (اس روز قریش کی) جمعیت پسپا ہوگی اور یہ (اوران کے لشکر) پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہونگے۔

کمزوری کے اس زمانے میں دشمن اس پیشگوئی کو دیوانے کی ایک بڑ کہہ سکتے تھے اور اسی لئے ساحر ومجنون کے الزام لگاتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے جس شان سے ان وعدوں کو پورا فرمایا اس پر اہل مکہ بھی انگشت بدنداں ہوکر رہ گئے۔

چنانچہ بدر کے موقع پر اس پیشگی وعدۂ فتح کی توثیق کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاِذْیَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَالَکُمْ (سورۃ الانفال:8)

پھر بھی جب میدان بدر میں رسول اللہؐ نے دیکھا کہ قریش کے تجارتی

قافلے کی بجائے ایک مسلح لشکر جرار ہے جو کمزور نہتے مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہے تو طبعاً فکر دامنگیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی شان غنا سے ڈرتے ہوئے اور اپنی کمزوری پر نظر کرتے ہوئے رسول اللہؐ نے دعاؤں کی حد کر دی۔ آپ بدر کے دن اللہ تعالیٰ کو اس کے وعدوں کا واسطہ دے دے کر اتنے الحاح سے دعا کر رہے تھے کہ چادر کندھوں سے گر گر جاتی تھی۔

آپؐ اپنے مولیٰ سے عرض کر رہے تھے۔ اے اللہ تیرے عہدوں اور وعدوں کا واسطہ! (تو ہمیں کامیاب کر) اے اللہ اگر آج تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو کون تیری عبادت کرے گا۔

حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! اب بس کریں۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھے۔ آپؐ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَo (سورۃ القمر:46) کہ لشکر ضرور پسپا ہوں گے اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ (بخاری)[3]

گویا خدا کا یہ وعدہ یاد کر کے مسلمانوں کو تسلی دے رہے تھے۔ چنانچہ بظاہر نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں مسلمانوں کو حیرت انگیز فتح فرمائی اور رسول اللہؐ کنکریوں کی ایک مٹھی آندھی وطوفان بن کر کفار کو پسپا کرنے کا موجب بن گئی۔

سرداران قریش کی ہلاکت کی پیشگوئی

نبی کریمؐ کو بدر میں صنادید قریش کی ہلاکت کا کشفی نظارہ پہلے سے کروایا گیا تھا۔اس بارہ حضرت انسؓ بیان کرتے تھے کہ ہم مکہ و مدینہ کے درمیان حضرت عمرؓ کے ساتھ شریک سفر تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ معرکۂ بدر سے ایک روز قبل رسول کریمؐ نے ہمیں مشرک سرداروں کے ہلاک ہونیکی جگہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ''یہ فلاں شخص کے ہلاک ہونیکی جگہ ہے اور یہاں فلاں شخص ہلاک ہوگا۔'' حضرت عمرؓ کہتے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ وہیں گر گر کر ہلاک ہوئے جہاں رسول خداؐ نے بتایا تھا۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آپ نے ان کے گر کر ہلاک ہونیکی جو جگہیں بتائی تھیں ان میں ذرا بھی غلطی نہیں ہوئی۔(مسلم) 4

غزوۂ بدر میں قریش کے چوبیس سردار ہلاک ہوئے۔انہیں بدر کے ایک گڑھے میں ڈالا گیا۔تیسرے دن بدر سے کُوچ کے وقت رسول کریمؐ اس گڑھے کے کنارے کھڑے ہو کر ان سرداروں اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے۔آپ فرماتے تھے''اے فلاں کے بیٹے کیا تمہیں یہ بات خوش کرتی ہے کہ تم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی؟'' ہم نے تو اپنے رب کے وعدوں کو سچا پا لیا کیا تم نے اپنے رب کا وعدہ حق پایا ہے یا نہیں؟ حضرت عمرؓ نے

عرض کیا ''یارسول اللہ آپ ان بے جان جسموں سے کلام کررہے ہیں'' آپؐ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو باتیں میں کہہ رہا ہوں وہ انکو تم سے زیادہ سمجھ رہے ہیں۔'' (یعنی اپنے ظلموں کی جزا پاکر)۔(بخاری)5

مکی دور میں ہجرتِ مدینہ اور مکہ واپسی کی پیشگوئی

قرآن شریف میں سورۂ قصص (جو مکی سورت ہے) کے آغاز میں حضرت موسیٰؑ کے حالات اور سفر ہجرت کا ذکر ہے۔آخر میں مثیل موسیٰ نبی کریمؐ کے مکّہ سے ہجرت کرنے اور پھر مکہ لوٹ کرآنے کی پیشگوئی واضح الفاظ میں کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ط (سورۃ القصص:86) یعنی وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے ضرور تجھے ایک واپس آنے کی جگہ کی طرف واپس لے آئے گا۔

یہ پیشگوئی جن حالات میں کی گئی ان میں مکہ سے نکالے جانے کے بعد پھر واپس آنا بظاہر ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی تھی۔فتح مکہ سے چند روز قبل تک بھی معلوم نہ تھا کہ رسول اللہؐ اس شان سے مکہ میں داخل ہوں گے۔مگر یہ پیشگوئی صرف آٹھ سال کے عرصہ میں کس شان سے پوری ہوئی۔

کسریٰ شاہ ایران کی ہلاکت کی پیشگوئی

رسول اللہؐ نے کسریٰ شاہ ایران کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے خط لکھا ۔اس نے وہ خط پھاڑ دیا۔رسول کریمؐ کو علم ہوا تو آپ نے کسریٰ کی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی دعا کی۔پھر نہایت معجزانہ رنگ میں اس زمانہ کی یہ طاقتور حکومت بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوئی اور اس کا جابر و ظالم حاکم بھی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔

تفصیل اس کی یوں ہے کہ نبی کریمؐ کے تبلیغی خط کو کسریٰ نے اپنی ھتک سمجھا اور یمن کے حاکم باذان کو حکم بھجوایا کہ اس شخص کو جو حجاز میں ہے دو مضبوط آدمی بھجواؤ جو گرفتار کر کے اُسے میرے پاس لے آئیں۔باذان نے ایک افسر بابویہ نامی اور ایک ایرانی شخص کے ہاتھ اپنے خط میں آنحضرتؐ کو لکھا کہ آپ ان دونوں کے ساتھ شاہ ایران کے پاس حاضر ہوں۔بابویہ کو اس نے کہا اس دعویدار نبوت سے جا کر خود بات کرو اور اس کے حالات سے مجھے مطلع کرو۔یہ لوگ طائف پہنچے اور آنحضرتؐ کے بارہ میں پوچھا۔انہوں نے کہا وہ تو مدینہ میں ہیں۔طائف والے اس پر بہت خوش ہوئے کہ اب کسریٰ شاہ ایران اس شخص کے پیچھے پڑ گیا ہے وہ اس کے لئے کافی ہے۔دونوں قاصد مدینہ پہنچے۔ بابویہ نے رسول اللہؐ سے بات چیت کی اور آپؐ کو بتایا کہ شہنشاہ کسریٰ نے شاہ یمن باذان کو حکم بھجوایا ہے کہ آپؐ کو گرفتار کر کے اس کے پاس بھجوایا جائے اور مجھے باذان نے بھیجا ہے کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔اگر آپ میرے ساتھ

چلنے پر تیار ہوں تو میں شہنشاہ کسریٰ کے نام ایسا خط دوں گا کہ وہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچائے گا۔ اگر آپ میرے ساتھ چلنے سے انکاری ہیں تو آپ خود جانتے ہیں کہ اس میں آپ کی بلکہ پوری قوم کی ہلاکت اور آپ کے ملک کی تباہی و بربادی ہے۔ آپؐ نے ان دونوں نمائندوں سے فرمایا کہ اس وقت تم دونوں جاؤ صبح آنا۔ رسول اللہؐ کو اسی رات اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی کہ شہنشاہ ایران کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا گیا ہے۔ اس نے اپنے باپ کو فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو قتل کر دیا ہے۔

اگلی صبح جب وہ دونوں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ میرے رب نے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ رات کے وقت تمہارے رب کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر کے اسے قتل کیا ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے آپ کو پتہ ہے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم اس سے معمولی بات پر بڑی بڑی سزائیں دیا کرتے ہیں۔ کیا ہم آپ کی بات شہنشاہ کو لکھ کر بھیج دیں۔ آپؐ نے بڑے جلال سے فرمایا۔ ہاں! میری طرف سے اسے یہ اطلاع کر دو اور اسے جا کر یہ پیغام دو کہ میرا دین اور میرا غلبہ یقیناً تمہارے ملک ایران پر بھی حاصل ہوگا اور اس کو کہہ دینا کہ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارا یہ ملک تمہارے ماتحت کر دیا جائے گا اور تمہیں تمہاری قوم پر حاکم بنا دیا جائے گا۔ یہ دونوں شخص جب حاکم یمن باذان کے پاس پہنچے تو اس نے کہا یہ کسی

بادشاہ کا کلام نہیں ہے یہ شخص تو نبی معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ اس نے کہا ہے ہم اس کا انتظار کرتے ہیں اگر تو یہ سچ نکلا تو یقیناً یہ خدا کا بھیجا ہوا نبی ہے اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہم اس کے بارے میں اپنا فیصلہ کریں گے۔ تھوڑے ہی عرصے بعد باذان کو نئے شہنشاہ شیرویہ کا خط آیا، جس میں لکھا تھا۔ میں نے اپنے ملک ایران کے مفاد کی خاطر کسریٰ کو قتل کیا ہے کیونکہ وہ ایرانی سرداروں اور معززین کے قتل کا حکم دیتا اور ان کو قید کرتا تھا۔ اب تم میرا یہ خط پہنچتے ہی عوام سے میری اطاعت کا عہد لو اور کسریٰ نے جو خط حجاز کے ایک شخص کی گرفتاری کا لکھا تھا کالعدم سمجھو یہاں تک کہ میرا دوسرا حکم تمہیں پہنچے۔ کسریٰ کے بیٹے کا خط پڑھتے ہی باذان کہنے لگا یہ شخص تو اللہ کا رسول ہے۔ چنانچہ اس نے فوراً اسلام قبول کرلیا اور کئی ایرانی باشندے بھی جو یمن میں آباد تھے مسلمان ہو گئے۔ (طبری) 6

اسود عنسی کے قتل کی خبر

حضرت عمرو بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو رات کے وقت اسود عنسی (مدعی نبوت) کے قتل کی خبر دی۔ آپؐ نے ہمیں علی الصبح اطلاع فرمائی کہ آج رات اسود عنسی قتل ہو گیا ہے۔ ایک مبارک آدمی نے اس کو قتل کیا ہے۔ پوچھا گیا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا نام فیروز بان فیروز ہے۔ (کنز) 7

2- تعبیر طلب رؤیا اور ان کا پورا ہونا

دوسری قسم کی رؤیا یا پیشگوئیاں وہ ہیں جو اپنے ظاہری الفاظ میں پوری نہیں ہوتیں بلکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ رسول کریمؐ کو ان کی تعبیر کے بارہ میں بھی قبل از وقت علم عطا فرمایا گیا اور آپؐ نے وقت سے پہلے کھول کر بتا دیا کہ اس رؤیا کے مطابق یوں واقعہ ہوگا۔ اور پھر اسی طرح ظہور میں آ کر وہ واقعات آپ کی سچائی کے گواہ بنے۔

جھوٹے مدعیان نبوت کے ظہور کی پیشگوئی

حجۃ الوداع کے بعد نبی کریمؐ نے دو جھوٹے مدعیان نبوت کے بارہ میں اپنی یہ رؤیا بیان فرمائی کہ میں سویا ہوا تھا۔ زمین کے خزانے مجھے دیئے گئے۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن دیکھے۔ میری طبیعت پر یہ بات گراں گزری۔ سونے کے یہ کنگن میرے لئے باعث پریشانی ہوئے۔ تب مجھے وحی ہوئی کہ انکو پھونک ماریں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ دو جھوٹے دعویدار ہیں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک تو صنعاء کا باشندہ (اسود عنسی) دوسرا یمامہ کا رہنے والا (مسیلمہ کذاب)۔ (بخاری)[8]

یہ رؤیا بھی حضور کی زندگی میں پوری ہوئی اور ان دونوں مدعیان نے

رسول اللہؐ کی زندگی میں نبوت کے دعوے کئے۔ اسود عنسی آپ کی زندگی میں اور مسیلمہ بعد میں ہلاک ہوا۔

خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق رؤیا

خدا تعالیٰ کے ہر مامور کی طرح نبی کریمؐ کو اپنے بعد اپنے مشن کے جاری اور قائم رہنے کی فکر لاحق تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فکر اُس رؤیا کی ذریعے دور فرما دی جس میں ابوبکرؓ کے مختصر زمانہ خلافت اور حضرت عمرؓ کے فتوحات سے بھرپور پُرشوکت عہد کی طرف اشارہ تھا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں سیاہ رنگ کی بکریوں کے لئے کنوئیں سے پانی کھینچ رہا ہوں جن میں کچھ گندمی رنگ کی بکریاں بھی ہیں۔ اتنے میں ابوبکرؓ آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی پھر عمرؓ آئے اور انہوں نے ڈول لیا تو وہ اسے بھرا ہوا کھینچ لائے۔ اُنہوں نے تمام لوگوں کو پانی سے سیراب کیا اور تمام بکریوں نے پانی پی لیا۔ میں نے آج تک ایسا کوئی باکمال و باہمت جواں مرد نہیں دیکھا جو حضرت عمرؓ جیسی طاقت رکھتا ہو۔ چنانچہ یہ رؤیا بھی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں قیصر و کسریٰ کی عظیم فتوحات کی بنیاد رکھ دی گئی اور بڑی بڑی فتوحات ہوئیں۔

فتح ایران اور سراقہ بن مالک کے بارہ میں پیشگوئی

سفر ہجرت میں سو اونٹوں کے انعام کے لالچ میں رسول اللہؐ کا تعاقب کرنے والے سراقہ بن مالکؓ کے حق میں بھی رسول اللہؐ کی پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ ہجرت نبوی کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ہمارا تعاقب کرنیوالوں میں سے صرف سراقہ بن مالک ہی ہم تک پہنچ سکا جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہمیں پکڑنے کیلئے آیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ جب سراقہ ہمارے قریب ہوا تو رسول کریمؐ نے دعا کی کہ اے اللہ ہماری طرف سے تُو خود اسکے لئے کافی ہو۔ تب اچانک اسکے گھوڑے کے اگلے دو پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ اس پر سراقہ کہنے لگے مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ آپ کی دعا کا نتیجہ ہے۔ اب آپؐ دعا کریں اللہ مجھے اس سے نجات دے۔ خدا کی قسم اپنے پیچھے آنیوالوں کو میں آپؐ کے بارہ میں نہیں بتاؤں گا۔ یہ میرے تیر بطور نشانی لے لیں۔ فلاں جگہ جب میرے اونٹوں اور بکریوں کے ریوڑ کے پاس سے آپ گزریں تو اپنی ضرورت کے مطابق جو چیز چاہیں لے لیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ پھر آپؐ نے اس کے لئے دعا کی اور اس کے گھوڑے کے پاؤں باہر نکل آئے۔ (احمد) 9

سراقہ کی درخواست پر رسول کریمؐ نے اسے ایک تحریر امان لکھوا کر دی اور جب وہ واپس جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا اے سراقہ! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کسرٰی کے کنگن تجھے پہنائے جائیں گے؟ سراقہ نے کہا کسرٰی بن

ھرمز (شہنشاہ ایران)؟ آپؐ نے فرمایا ’’ہاں کسریٰ بن ھرمز کے کنگن ۔‘‘

اپنے جانی دشمنوں سے جان بچا کر ہجرت کرنے والے بظاہر ایک کمزور انسان کی اس پیشگوئی کی گہرائی اور عظمت پر غور تو کریں جس میں سراقہ کو کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے سے کہیں بڑھ کر عظیم الشان پیشگوئی یہ تھی کہ ایران فتح ہوگا اور کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں گے۔ پھر نا مساعد حالات میں کی گئی یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔

سراقہ نے فتح مکہ کے بعد جعرانہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں کسریٰ کے کنگن اور تاج وغیرہ حضرت عمرؓ کے دربار میں پیش ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا اور فرمایا ’’ ہاتھ آگے کرو‘‘۔ پھر آپ نے اُسے سونے کے کنگن پہنا دیئے اور فرمایا اے سراقہ! کہو کہ تمام تعریفیں اس خدا کی ہیں جس نے ان کنگنوں کو کسریٰ کے ہاتھ سے چھین کر سراقہ کے ہاتھوں میں پہنا دیا۔ وہ کسریٰ جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ میں لوگوں کا رب ہوں۔ (الحلبیہ) 10

اسلامی بحری فتوحات کی پیشگوئی

ایک اور عظیم الشان کشف کا تعلق اسلامی بحری جنگوں سے ہے۔ مدنی زندگی کے اس دور میں جب بری سفروں اور جنگوں کے پورے سامان بھی مسلمانوں کو میسر نہیں تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی بحری جنگوں اور فتوحات کی خبر دی گئی۔

حضرت ام حرامؓ بنت ملحان بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ ہمارے گھر محو استراحت تھے کہ عالم خواب سے اچانک مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اس سمندر میں اس شان سے سفر کریں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے بنادے۔ چنانچہ رسول کریمؐ نے یہ دعا کی کہ ''اے اللہ اسے بھی ان میں شامل کردے۔'' پھر آپؐ کو اونگھ آگئی اور آنکھ کھلی تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو آپؐ نے پہلے کی طرح امت کے ایک اور گروہ کا ذکر کیا جو خدا کی راہ میں جہاد کی خاطر نکلیں گے اور بادشاہوں کی طرح تخت پر بیٹھے سمندری سفر کریں گے۔ ام حرامؓ نے پھر دعا کی درخواست کی کہ وہ اس گروہ میں بھی شامل ہوں۔ آپ نے فرمایا ''آپ گروہ اولین میں شامل ہونگی اور گروہ آخرین میں شریک نہیں۔'' حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت ام حرامؓ فاختہ بنت قرظہ سمندری سفر میں شامل ہوئیں اور اسی سفر سے واپسی پر سواری سے گر کر وفات پائی۔ (بخاری) 11

اس پیشگوئی میں جزیرہ قبرص کے بحری سفر کی طرف اشارہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت معاویہؓ کو جب وہ شام کے گورنر تھے پہلے عظیم اسلامی بحری بیڑے کی تیاری کی توفیق ملی۔ اس سے قبل مسلمانوں کو کوئی کشتی تک میسر نہ تھی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ہی حضرت معاویہؓ نے اسلامی

فوجوں کی بحری کمان سنبھالتے ہوئے جزیرہ قبرص کی طرف بحری سفر اختیار کیا جو اسلامی تاریخ میں پہلا بحری جہاد تھا۔ جس کے نتیجہ میں قبرص فتح ہوا اور بعد میں ہونے والی بحری فتوحات کی بنیادیں رکھی گئیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کی وہ بات پوری ہوئی کہ دین اسلام غالب آئے گا یہاں تک کہ سمندر پار کی دنیاؤں میں بھی اس کا پیغام پہنچے گا اور مسلمانوں کے گھڑ سوار دستے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے سمندروں کو بھی چیر جائیں گے۔ (کنز 12)

یہ پیش گوئی اس شان کے ساتھ جلوہ گر ہوئی کہ اس زمانہ کی زبردست ایرانی اور رومی بحری قوتوں کے مقابل پر حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں نے اپنی بحری قوت کا لوہا منوایا۔ عبداللہ بن سعدؓ بن ابی سرح کی سرکردگی میں اسلامی بحری بیڑے نے بحیرہ روم کے پانیوں میں اپنی دھاک بٹھا کر اسلامی حکومت کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔ چنانچہ فتح قبرص کے بعد کی اسلامی مہمات میں جہاں مسلمان ایک طرف بحیرہ اسود و احمر کے بھی اس پار پہنچے اور بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑائے تو دوسری طرف مسلمان فاتحین نے بحیرہ روم کو عبور کر کے جزیرہ روس صقلیہ اور قسطنطنیہ کو فتح کیا۔ تیسری طرف طارق بن زیاد فاتح سپین نے بحیرہ روم کو چیرتے ہوئے بحر اوقیانوس کے کنارے جبرالٹر پر پہنچ کر ہر چہ بادا باد کہہ کر اپنے سفینے جلا دیئے تو چوتھی طرف محمد بن قاسم نے بحیرہ عرب اور بحر ہند کے سینے چیر ڈالے اور یوں مسلمانوں نے جریدۂ عالم پر بحری دنیا میں کیا

بلحاظ سمندری علوم میں ترقی اور کیا بلحاظ صنعت اور کیا بلحاظ جہاز رانی ایسے اَن مٹ نقوش ثبت کئے جو رہتی دنیا تک یاد رہیں گے۔ نئی بندرگاہیں تعمیر ہوئیں، جہاز سازی کے کارخانے بنے بحری راستوں کی نشان دہی اور سمندروں کی پیمائش کے اصول وضع ہوئے اور مسلمان جو پانیوں سے ڈرتے تھے سمندروں پر حکومت کرنے لگے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا وکشوف کمال شان کے ساتھ پورے ہوئے۔

3- تعبیر طلب رؤیا کسی اور رنگ میں پورا ہونا

رؤیا اور کشوف کی تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ رؤیا کے وقت کی گئی تعبیر کے مطابق من وعن ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ الٰہی مشئیت کے مطابق کسی اور بہتر رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے واقعہ صلح حدیبیہ۔

مدنی دور میں جب مسلمان اہل مکہ سے حالت جنگ میں تھے اور ان کے حج وعمرہ پر پابندی تھی۔ اس وقت رسول اللہؐ نے رؤیا میں اپنے آپ کو صحابہ کے ساتھ امن وامان سے طواف کرتے دیکھا اور ظاہری تعبیر پر عمل کرتے ہوئے چودہ سو صحابہ کی جماعت ہمراہ لے کر عمرہ کرنے تشریف بھی لے گئے۔ مگر گہری مخفی الٰہی حکمتوں اور منشاء الٰہی کے تابع آپ اس سال عمرہ نہ کرسکے اور معاہدۂ صلح حدیبیہ کے مطابق اگلے سال عمرہ کیا۔ لیکن اس معاہدہ حدیبیہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیبر کی فتح بھی عطا فرمائی اور مکہ بھی اسی معاہدہ کی برکت سے فتح

ہوا۔اب اگر یہ تعبیر ظاہری رنگ میں پوری ہو جاتی کہ اُسی سال مسلمان طواف کر بھی لیتے تو وہ فوائد و برکات حاصل نہ ہوتیں جو صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں عطا ہوئی ہیں اور جسے قرآن شریف ''فتح مبین'' قرار دیا گیا۔(بخاری)[13]

ہجرت مدینہ کی رؤیا بھی اسی قسم کی تھی جس کی درست تعبیر بعد میں ظاہر ہوئی۔ نبی کریمؐ کو اپنی ہجرت کی جگہ دکھائی گئی کہ کوئی کھجوروں والی جگہ ہے۔آپؐ نے اُس سے یمامہ یا ہجر کی سرزمین مراد لی۔مگر بعد میں کھلا کہ اس سے یثرب یعنی ''مدینۃ الرسول'' مراد تھا۔(بخاری)[14]

دارالہجرت کے نام کے اخفاء میں یقیناً گہری حکمت پوشیدہ تھی کہ ہجرت کے سفر میں کوئی روک نہ ہو۔

4- رؤیا پوری ہونے پر اُس کی تعبیر کا کھلنا

بعض رؤیا ایسی ہوتی ہیں جن کی تعبیر رؤیا کے وقت واضح نہیں ہوتی مگر بعد میں رؤیا کے پورا ہونے پر سمجھ آتی ہے۔جس کی ایک حکمت یہ ہوتی ہے کہ اُس واقعہ یا حادثہ کے ظہور کے بعد رؤیا میں مضمر منشاء الٰہی معلوم کر کے انسان کو اطمینان حاصل ہو۔جیسے غزوۂ احد سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ آپؐ کچھ گائیوں کو ذبح کر رہے ہیں۔اسی طرح دیکھا کہ آپؐ اپنی تلوار لہراتے ہیں اور اس کا اگلا حصہ ٹوٹ جاتا ہے۔رؤیا کے وقت اس کی تعبیر واضح نہ تھی،مگر بعد میں اس کشف کی تعبیر اُحد میں ستر مسلمانوں کی شہادت کی قربانی،خود

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے اور دندان مبارک شہید ہونے کے رنگ میں ظاہر ہوگئی تو کُھلا کہ اس رؤیا کا کیا مطلب تھا۔(بخاری) 15

5- پیش گوئی کا خلیفہ یا اولاد کے حق میں پورا ہونا

بعض رؤیا کی تعبیر بعد میں آنے والوں مثلاً نبیوں کے خلفاء، اُن کے ماننے والوں یا انسان کی اولاد کے حق میں ظاہر ہوتی ہے۔

ایک نہایت اہم اور غیر معمولی شان کا حامل لطیف کشف وہ ہے جس کا نظارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ احزاب کے اس ہولناک ابتلاء میں کروایا گیا جب اہل مدینہ ایک طرف کفار مکہ کے امکانی حملہ سے بچنے کی خاطر شہر کے گرد خندق کھود رہے تھے۔ دوسری طرف اندرونی طور پر وہ سخت قحط سالی کا شکار تھے اور جیسا کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ خندق کی کھدائی میں مصروف تھے۔ مسلسل تین دن سے فاقہ میں تھے خود آنحضرتؐ نے بھوک کی شدت سے پیٹ پر دو پتھر باندھ رکھے تھے۔(بخاری) 16

حضرت براء بن عازبؓ اس واقعہ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہیں کہ خندق کی کھدائی کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھریلی چٹان کے نہ ٹوٹنے کی شکایت کی گئی۔ آپؐ نے اللہ کا نام لے کر کدال کی پہلی ضرب لگائی تو پتھر شکستہ ہو گیا اور اس کا ایک بڑا حصہ ٹوٹ گرا۔ آپؐ نے اللہ اکبر

کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا کہ ملک شام کی کنجیاں میرے حوالے کی گئی ہیں اور خدا کی قسم! میں شام کے سرخ محلات اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے اللہ کا نام لے کر کدال کی دوسری ضرب لگائی پتھر کا ایک اور حصہ شکستہ ہو کر ٹوٹا اور رسول کریمؐ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے فرمایا مجھے ایران کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور خدا کی قسم! میں مدائن اور اس کے سفید محلات اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپؐ نے اللہ کا نام لیکر تیسری ضرب لگائی اور باقی پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ آپؐ نے تیسری بار اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے فرمایا!'' یمن کی چابیاں میرے سپرد کی گئی ہیں اور خدا کی قسم! میں صنعاء کے محلات کا نظارہ اس جگہ سے کر رہا ہوں۔ (احمد) 17

یہ عظیم الشان روحانی کشف آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے زبردست ایمان ویقین پر بھی دلالت کرتا ہے کہ ایک طرف فاقہ کشی کے اس عالم میں جب دشمن کے حملے کے خطرے سے جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ خود حفاظت کے لئے خندق کھودنے کی دفاعی تدبیروں میں مصروف ہیں۔ الٰہی وعدوں پر کیسا پختہ ایمان ہے کہ اپنے دور کی دو عظیم طاقتور سلطنتوں کی فتح کی خبر کمزور نہتے مسلمانوں کو دے رہے ہیں اور وہ بھی اس یقین پر قائم نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہیں کہ بظاہر یہ انہونی باتیں ایک دن پوری ہو کر رہیں گی۔

پھر خدا کی شان دیکھو کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت سے ان فتوحات کا

آغاز ہو جاتا ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ اسلامی فوجوں کے ساتھ شام کو فتح کرتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ان فتوحات کی تکمیل ہو جاتی ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی سرکردگی میں مسلمان ایران کو فتح کرتے ہیں اور صرف چند سال کے مختصر عرصہ میں دنیا کی دو بڑی سلطنتیں روم اور ایران ان فاقہ کش مگر یقین محکم رکھنے والے مسلمانوں کے زیرنگیں ہو جاتی ہیں۔

فاقہ کش ابوھریرہؓ جنہوں نے اس رؤیا کی تعبیر اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے دیکھی، یہ فتوحات دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ''مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں رکھیں''۔ پھر کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو وفات پا گئے۔ اب تم ان خزانوں کو حاصل کر رہے ہو۔ (بخاری) 18

پس رسول اللہؐ کی رؤیا، کشوف اور پیشگوئیاں مختلف رنگوں میں الٰہی منشاء اور حکمت کے مطابق بہر حال پوری ہوئیں اور آج ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بن کر ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے وہ وعدے بھی ضرور بالضرور پورے ہونگے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہم سے کئے گئے۔

چنانچہ آخری زمانہ کے بعض خوش قسمت گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے

محفوظ فرمایا ہے ایک وہ جو ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰؑ بن مریم کے ساتھ ہوگی۔(نسائی) 19

اس پیشگوئی کا پہلا حصہ بڑی شان کے ساتھ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں اس وقت پورا ہوا جب محمد بن قاسم کے ذریعے سندھ کی فتح سے ہندوستان کی فتوحات کا آغاز ہوا۔ اور انہوں نے سندھ کے باسیوں کو وہاں کے ظالم حکمرانوں سے نجات دلا کر عدل وانصاف کی حکومت قائم کی اور اپنے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ اقدار سے اہل سندھ کو اپنا گرویدہ کرلیا۔ یوں یہاں اسلام کا آغاز ہوا۔ پیشگوئی کے دوسرے حصے کا تعلق اُس آخری زمانہ سے معلوم ہوتا ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ کر دکھایا، یہاں تک کہ اُس کے مشرقی کنارے بھی اور مغربی کنارے بھی اور میری اُمت کی حکومت زمین کے اُن تمام کناروں تک پہنچے گی جو مجھے سمیٹ کر دکھائے اور مجھے دوخزانے دیئے گئے ایک سرخ خزانہ (یعنی سونے کا) اور ایک سفید خزانہ (یعنی چاندی کا)'' (مسلم) 20

اسلام کے اس آخری عظیم الشان غلبہ کے بارہ میں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کوئی کچا یا پکا گھر نہیں چھوڑے گا مگر اس میں اسلام کو داخل کردے گا۔ ان الٰہی وعدوں پر ہر مومن کو یقین اور ایمان ہونا چاہیے کیونکہ

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

حوالہ جات

1 بخاری کتاب النکاح باب الابکار48

2 بخاری کتاب الجمعة باب اذا فتلت الدابة فی الصلاة14

3 بخاری کتاب النکاح باب الابکار48

4 بخاری کتاب الجهاد باب ماقیل فی درع النبیؐ29

5 مسلم کتاب الجنه وصفة نعیمها باب17

6 بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جهل39

7 تاریخ الامم والملوک جز3ص24دارالفکربیروت

8 کنزالعمال32

9 بخاری کتاب تعبیر الرؤیاباب النفخ فی المنام65

10 مسند احمد جلد 1ص2مطبوعه مصر

11 السیرة الحلبیه جلد 2ص45 مطبوعه بیروت

12 (بخاری کتاب الجهادباب الدعاء بالجهادذوالشهادة للرجات والنساء28

13 کنزالعمال جلد10 ص22 مطبوعه حلب

14 بخاری کتاب التفسیر سورة الفتح

15 بخاری کتاب المغازی باب غزوه احد

16 بخاری کتاب المغازی باب غزوه الخندق وهی الاحزاب39

17 مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص33 دارالفکر بیروت

18 بخاری کتاب التعبیر باب رؤیا اللیل648

19 نسائی کتاب الجهاد باب غزوة الهند

20 مسلم کتاب الفتن والشرااط الساعه باب هندک هذه الامة بعضهم ببعض541